34551-ایک شخص فوت ہوااور ترکہ میں ایسا مال چھوڑا جس کی زکاۃ بھی ادا نہیں کی اور سودی نفع بھی ترکہ میں چھوڑا

سوال

ایک بیس برس سے کم عمر کے نوجوان کی دو بڑی بہنیں ہیں اور ان کا والد فوت ہو چکا ہے اس نے ترکہ میں وراثت بھی چھوڑی ہے ، ان کا والد کبھی کبھار نماز ادا کرتا تھا اور اپنے مال کی سالانہ (مجموعی مال کی 5.2 ٪ فیصد) زکاۃ بھی ادا نہیں کرتا تھا ، اور اپنے اہل وعیال پر بنک کے سود سے خرچہ کرتا رہا ہے ، میرا سوال یہ ہے کہ :

1- جس مال کی کئی برس تک زکاۃ ادا نہ کی جائے اس کا حکم کیا ہے ؟

2- کئی برس تک حرام کردہ سودی نفع سے اہل وعیال پر خرچ کرنے کا کفارہ کیسے ممکن ہے ؟

3- مرنے والے شخص نے اپنے ترکہ میں بہت سارا مال کاغذوں پر معاھدوں کی صورت میں چھوڑا ہے . جس پر سود مل رہا ہے اس سے چھٹکارا اور خلاصی کس طرح ممکن ہے ؟

یہ معاھدے حرام ہیں ، بلکہ علم میں ہونا چاہیے کہ اس نوجوان کو تجارتی کاموں اور چیمبر آف کامرس میں کوئی تجربہ نہیں حتی کہ پڑھائی کے سبب اس کے پاس تو اس پر غور و فکر کے لیے وقت بھی نہیں ہے ؟ (تو کیا مثلا اسے کسی اسلامی بنک میں رکھا جاسکتا ہے ؟)

4- دور حاضر میں مقبول صدقہ جاریہ کی کیا صورت ہو سکتی ہے ؟

5- والد جگر کے سرطان کی وجہ سے فوت ہوا اور اس پر موت سے قبل مرنے کی کوئی علامت وغیرہ ظاہر نہیں ہوئی وہ مرنے سے قبل الحمد للہ کثرت سے کہتا جارہا تھا ، تو کیا وہ شہید ہے کیونکہ وہ پیٹ کی بیماری سے فوت ہوا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو متوفی شخص نے فوت ہونے سے قبل ترک نماز سے توبہ کرلی تھی اور اسے ادا کرنے پر حریص تھا تو پھر یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ شہید ہو کیونکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(پانچ شخص شہید ہیں : طاعون سے مرنے والا ، پیٹ کی بیماری سے فوت ہونے والا ، غرق ہونے والا ، کسی کے نیچے دب کر مرنے والا ، اور اللہ تعالی کے راستے میں شہید ہونے والا)
صحیح بخاری حدیث نمبر (2829) صحیح مسلم حدیث نمبر (1914) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اورالمبطون : یعنی پیٹ کی وجہ سے مرنے والے سے مراد پیٹ کی بیماری سے مرنے والاہے ، یعنی اسہال وغیرہ سے ، قاضی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : ایک قول یہ ہے کہ : جسے قئ کی بیماری ہواور پیٹ پھول جائے ۔

اورایک قول یہ بھی ہے : جسے پیٹ کی بیماری کی شکایت ہو، اورایک قول یہ بھی ہے کہ : وہ شخص جومطلقا پیٹ کی کسی بھی بیماری سے فوت ہوجائے وہ شھید ہے ۔ دیکھیں شرح مسلم للنووی ۔

1-گزشتہ برسوں کی جتنی بھی اس پرزکاۃ بنتی ہواس کی ادائيگی واجب ہے ، اس میں گزشتہ برسوں میں ہرسال جتنا بھی مال اس کے پاس تھا اس میں سے مباح اورجس پرزکاۃ ہواورنصاب کو بھی پہنچنے والاہواس کا اندازہ لگا کرگزشتہ برسوں کی زکاۃ ادا کی جائے گی مثلا نقدی مال اوراسی طرح سونا وغیرہ ۔

لیکن یہاں ایک بات یادرہے کہ اس مال میں حرام کردہ سودی فائدہ وغیرہ شامل نہیں کیا جائے گا اس سارے مال میں اڑھائی 2.5 ٪ فیصد زکاۃ نکالی جائے گی اوراس کے بعد جوبچے اسے دوسرے برس میں شامل کیا جائے اوراسی طرح اس میں سے بچنے والے کواس کے بعد والے برس میں شامل کرکے زکاۃ ادا کی جائے ، اورباقی سالوں میں بھی اسی طرح اندازہ لگائيں ۔

2-وارثوں نے جوبھی سودی مال کھایا ہے اورانہیں اس کا علم ہے توانہیں اس سے توبہ کرنی چاہیے ، اورانہیں چاہیے کہ وہ اپنے والد کے لیے زيادہ سے زيادہ دعا کریں کہ اللہ تعالی اس کی خطاؤں اورغلطیوں سے درگزر فرمائے ، اس لیے کہ سودخورکبیرہ گناہوں میں سے ایک کبیرہ گناہ ہے ، اللہ تعالی ہمیں اورسب مسلمانوں کواس سے بچا کررکھے ۔

3-ورثاء کے لیے ان معاھدوں اوروغیرہ میں سے صرف اورصرف راس المال یعنی اصل مال ہی حلال ہے ، اورجوکچھ اس پرسود کی شکل میں فائدہ کے نام سے دیا جارہا ہے وہ لینا جائز نہیں ، اوراگربنک اصرار کرے کہ ورثاء کویہ بھی حاصل کرنا ہوگا تواس صورت میں بنک سے حاصل کرکے فقراء ومساکین میں تقسیم کردیا جائے ، یا پھراس سے بچنے کے لیے مسلمانوں کی مصالح میں صرف کردیا جائے ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (20695) کے جواب کا مطالعہ ضرورکریں ۔

اوراگرکوئی اسلامی بنک پایا جائے جوشرعی طریقے سے کاروبارکرتا ہوتواس کے ذریعہ سے کاربار کرنا جائز ہے ۔

رہا مسئلہ صدقہ جاریہ کا توہم اس کے بارہ میں گزارش کرینگے کہ اس میں بہت ساری صورتیں ہیں ، جن میں مسجد کی تعمیر کرنا یا پھراس کی تعمیر میں معاونت ومدد کرنا بھی شامل ہے ، اوراسی طرح شرعی طالب علموں کے لیے شرعی کتب خریدنا یا پھر قرآن مجید خرید کرمساجد میں رکھنا بھی صدقہ جاریہ ہی ہے ۔

اوریہ بھی صدقہ جاریہ ہی ہے کہ کوئی گھریا دوکان وقف کرکے اس کی آمدن فقراء اورمساکین یا یتیموں اوررشتہ داروں اورطالب علموں وغیرہ پرخرچ کی جائے یہ وقت کرنے والے پر ہے کہ وہ جس کے لیے چاہے وقف کرسکتا ہے اس میں اس پرکوئی ضروری نہیں کہ وہ کسی ایک کے لیے ہی وقف کرے ۔

یہ بھی صدقہ جاریہ ہے کہ کوئی خیراتی ہاسپٹل بنادیا جائے جہاں لوگوں کا مفت علاج کیا جائے ، کچھ ممالک میں بعض ایسی تنظیمیں اورکمیٹیاں موجود ہیں جووقف کی مسؤلیت اختیار کرنے کی ذمہ داری لیتی ہیں لھذا کوئی وقف یا کسی وقف میں تعاون کرنے کے سلسلے میں ان سے رابطہ کیا جاسکتا ہے ۔

اپنے باپ کی موت کے بعداس کے لیے سب سے بہتر کام یہی ہے کہ اس کے لیے دعا کروجس کا اسے فائدہ بھی ہوگا لھذا زيادہ زيادہ یہ دعا کیا کروکہ اللہ تعالی اسے اپنی وسیع رحمت میں ڈھانپ کررکھے اوراس کی غلطیوں کوتاہیوں سے درگزر فرمائے ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گوہیں کہ وہ آپ کے اعمال کوشرف قبولیت بخشے اوراپنے والدین سے حسن سلوک کرنے میں مدد فرمائے ۔

واللہ تعالی اعلم.